انسانی ترقی کے تین درجات

(فرمودہ ۲۹-جولائی ۱۹۱۰ء- بمقام قادیان)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آیت قرآنی اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ لے پڑھ کر حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا:-

دنیا میں ہر چیز کے تین ہی درجے بیان ہوتے ہیں-ادنیٰ' اوسط 'اعلیٰ اسی طرح اس آیت میں انسانی ترقی کے تین درجے بیان فرمائے ہیں جو انسان ان تین درجوں کو طے کرتا ہے اسے ساتھ ترک شر کے بھی تین درجے حاصل ہوجاتے ہیں- سب سے اول ادنیٰ درجہ تو یہ ہے کہ انسان عدل کرے-جس کا جتنا حق ہو اس کو اتنا ہی دے دوسرا درجہ یہ ہے کہ جو حق ہے اسی پر کفایت نہ کرے بلکہ حق سے زیادہ دے-اس کا نام احسان ہے- تیسرا درجہ یہ ہے کہ انسان خدا کے ہاتھ میں کل کی طرح کام کرنے والا ہو- اور اس کو بِلا کسی خیال ومعاوضہ کے نفع رسانی کی دُھن لگی رہے-

جب انسان عدل پر قائم ہوتا ہے تو بغی سے بھی بچتا ہے- جس میں کھلی کھلی سرکشی پائی جاتی ہے اور جب احسان کی راہوں پر قدم مارتا ہے تو ایسے امور سے محفوظ رہتا ہے جن کا نقصان صرف اسی کو نہ ہو بلکہ وہ دوسروں کیلئے مُضر اور غیروں کی نظر میں بھی ناپسند ہوں- اور جب ایتاء ذی القربیٰ والی حالت وار دہوتی ہے تو پھر اسے ان چھوٹے چھوٹے گناہوں پر بھی آگاہی ہوتی ہے اور ان سے پاک رہنے کی کوشش کرتا ہے جو انسان کے نفس کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور زبان شریعت میں فحشاء کہلاتے ہیں- یہ صرف قرآن کا خاصہ ہے کہ جب وہ کسی

بدی یا گناہ سے روکتا ہے تو اس سے بچنے کی ترکیب بھی بتاتا ہے چنانچہ یہاں بغی ' منکر' فحشاء سے بچنے کیلئے عدل' احسان ' اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی کا ارشاد فرمایا- اوران بدیوں سے محفوظ رہنا ان نیکیوں کیلئے بطور نتیجہ کے بیان کیا- پھر فرمایا کہ تم عہدوں کو پُورا کرنے والے بنو نہ صرف وہ عہد جو خدا سے کئے ہیں بلکہ مخلوق سے بھی عہد شکنی نہ کرو کہ عہد شکن منافق ہوتا ہے جو کسی نیکی کی بات پر ثابت قدم نہیں رہ سکتا-اللہ تمہیں وعظ کرتا ہے کہ عبودیت اختیار کرو تاالوہیت کے فیوض سے متمتع ہو-

(اخباربدر- ۲۸-جولائی ۱۹۱۰ء)

لـه النَّحل:۹۱